8

مالی منڈی انفراسٹرکچرز

2024ء کے دوران مالی منڈی انفراسٹرکچرز مضبوط رہے اور ادائیگی اور منسلکہ خدمات بدستور فراہم کرتے رہے۔ پاکستان ریئل ٹائم انٹربینک سیٹلمنٹ میکنزم(پرزم) کے لین دین کی حجم اور مالیت دونوں لحاظ سے نمو دیکھی گئی۔ پرزم کی خدمات زیرِ جائزہ عرصے کے دوران بلاتعطل دستیاب رہیں۔ خردہ ادائیگیوں کی نمو میں ای بینکنگ کا ایک اہم کردار رہا۔ 'راست' نے تین ماڈیولز کے ذریعے تقریباً 800 ملین ٹرانزیکشنز بلاتعطل پراسس کرنے کا سنگ میل حاصل کیا ، جن کی مجموعی مالیت 18.5 ٹریلین روپے تھی۔ نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان اور سینٹرل ڈیپازٹری کمپنی(سی ڈی سی) کی کارکردگی سال بھر مستحکم رہی۔ ان اداروں نے غیر متوقع حالات میں آپریشنل مضبوطی برقرار رکھنے کے لیے مختلف اقدامات کیے ، جن میں کاروباری تسلسل کی مشقیں شامل تھیں۔

8 مالی منڈی انفراسٹرکچر

مالی منڈی انفراسٹرکچرز (ایف ایم آئیز) مالی نظام کی عملی مضبوطی اور استحکام میں ایک کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ بڑی مالیت اور خردہ ادائیگیوں، تمسکات کا لین دین، اور تصفیے کے عمل کو نمٹانے کے لیے خدمات کا بلا تعطل بہاؤ لازمی ہے۔[1] پاکستان میں مالی منڈی انفراسٹرکچرز میں: الف) بڑی مالیت کی ادائیگیوں کا نظام، یعنی پاکستان ریئل ٹائم انٹربینک سیٹلمنٹ میکانزم (پرزم)، ب) خردہ مالیت کی ادائیگی کا نظام، جس میں راست شامل ہے، ج) بینکوں کے درمیان اور اے ٹی ایم سوئچ یعنی 1-لنک، د) کاغذی آلات کے لیے کلیئرنگ ہاؤس یعنی نیشنل انسٹی ٹیوشنل فیسیلیٹیشن ٹیکنالوجیز (نفٹ)، ہ) ایک کارپوریٹ تمسکات سیٹلمنٹ کمپنی یعنی نیشنل کلیئرنگ کمپنی لمیٹڈ (این سی سی پی ایل)، اور و) ایک کارپوریٹ تمسکات ڈپازٹری یعنی سینٹرل ڈپازٹری کمپنی (سی ڈی سی)۔

مالیاتی منڈی کا انفراسٹرکچرز ملک کے مالی نظام کا ایک اہم جزو ہے۔ جو ضروری اداروں، آلات اور چینلز پر مشتمل ہوتے ہیں جو فنڈز، آلات اور تمسکات کی نقل و حرکت اور اندراج کے ذریعے مالی ثالثی کو فروغ دیتے ہیں۔ نتیجتاً، مالی نظام کا مجموعی استحکام اس کی کارکردگی اور مضبوطی پر بہت زیادہ منحصر ہے۔

8.1: نظامِ ادائیگی اور ان کی کارکردگی

قومی ادائیگیوں کا نظام جس میں بڑی مالیت کا نظامِ ادائیگی (ایل وی پی ایس) اور خردہ مالیت کا نظامِ ادائیگی (آر وی پی ایس) شامل ہیں، 2024ء کے دوران حجم اور مالیت کی شرائط میں دوہندسی اضافہ ہوا۔ اسٹیٹ بینک نے بغیر کسی بڑی رکاوٹ کے خدمات کے بہاؤ کو یقینی بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ خردہ لین دین میں اضافہ ای بینکنگ کی وجہ سے ہوا، جس نے ڈجیٹل طریقوں کی طرف صارفین کی ترجیحات کو واضح کیا، جس کی وجہ مؤثر بہ لاگت، کارگر اور آسان ہونا ہیں۔ حجم کے لحاظ سے، مجموعی طور پر خردہ خاکہ ٔ ادائیگی میں کاغذی لین دین کا حصہ پچھلے پانچ

جدول 8.1: نظامِ ادائیگی کے طریقہ کار کا خاکہ

حجم ملین میں، مالیت ٹریلین روپوں میں، نمو فیصد میں					
	حجم/مالیت			نمو	
طریقہ کار	2022ء	2023ء	2024ء	2023ء	2024ء
الف۔ پرزم					
حجم	5	5	6	19.9	12.7
مالیت	647	827	1,180	27.7	42.7
ب۔ خردہ ادائیگیاں (i+ii)					
حجم	2,200	2,779	3,566	26.3	28.3
مالیت	365	485	543	32.8	11.9
i. کاغذی					
حجم	382	377	378	-1.2	0.3
مالیت	208	278	278	33.5	0.1
ii. ای بینکنگ					
حجم	1,840	2,401	3,188	30.5	32.8
مالیت	157	207	265	32.1	27.8

ماخذ: اسٹیٹ بینک

سالوں سے کم ہو رہا ہے۔ اسی طرح کا رجحان زیرِ جائزہ مدت میں بھی نظر آیا جہاں کاغذی لین دین نے حجم کے لحاظ سے 0.3 فیصد کی معمولی نمو دکھائی۔ (جدول 8.1)۔

پرزم نے لین دین کی زیادہ مالیت اور حجم کو سنبھالا

پرزم، بڑی مالیت کی فوری ادائیگیوں کا نظام ہے (آر ٹی جی ایس)، جو اسٹیٹ بینک کے زیرِ انتظام ہے، بحیثیتِ مجموعی بروقت تصفیہ فراہم کرنے کے لیے ایک مضبوط طریقہ کار ہے، اس طرح سے نظامیاتی خطرات کم ہو جاتے ہے۔[2]

پرزم ٹرانزیکشنز نے مجموعی ادائیگی کے نظام پر غلبہ حاصل کیا، اس کا مجموعی مالیت میں 68.4 فیصد حصہ ہے، کیونکہ اسے بڑی مالیت کی ادائیگی کے نظام کے طور پر

[1] مالی منڈی انفراسٹرکچر کو ایک کثیر جہتی نظام کے طور پر بیان کیا جاتا ہے، جو شراکت دار مالی اداروں کے درمیان، بشمول نظام کے آپریٹر، استعمال ہوتا ہے تاکہ ادائیگیوں، تمسکات، ماخوزیات یا دیگر مالی لین دین کو درج، کلیئر یا تصفیہ جا سکے۔
مالی منڈی انفراسٹرکچرز کے اصول-مشاورت رپورٹ، مارچ 2011ء

[2] یہ بین البینک مالی لین دین میں تصفیے کے خطرے کو کم سے کم کرتا ہے۔

شکل 8.1الف: پرزم ٹرانزایکشنز کا خاکہ - مالیت

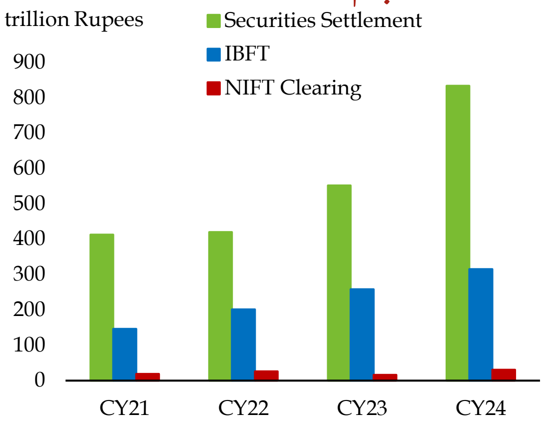

Source: State Bank of Pakistan

درجہ بندی کیا جاتا ہے۔ 2024ء میں پرزم نے مالیت میں 42.7 فیصد اور حجم میں 12.7 فیصد اضافے کے ساتھ نمایاں نمو درج کی۔ تفصیلی تجزیہ سے پتہ چلتا ہے کہ پرزم ٹرانزیکشنز کا ایک بڑا حصہ تمسکات کے تصفیے پر مبنی تھا، جس میں زیرِ جائزہ مدت کے دوران مالیت کے لحاظ سے 71 فیصد ٹرانزیکشنز شامل تھے۔ جس کے بعد رقوم کی بین البینک منتقلی (آئی بی ایف ٹی) کا 27 فیصد حصے کی باری آتی ہے۔ مالیت کے اعتبار سے، تمسکات کے تصفیے میں 50.9 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ آئی بی ایف ٹی میں 2024ء کے دوران 22.2 فیصد سال بسال اضافہ ہوا (**شکل 8.1الف**)۔ تاہم، حجم کے لحاظ سے، پرزم ٹرانزیکشنز بنیادی طور پر بین البینک فنڈز کی منتقلی سے چلتی ہیں، جو مجموعی حجم کا 97.8 فیصد ہے۔ تمسکات کے تصفیے میں 4.9 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ حجم کے لحاظ سے آئی بی ایف ٹی میں 12.4 فیصد اضافہ ہوا (**شکل 8.1ب**)۔ یہ امر نہایت قابل ذکر ہے کہ پرزم کی آپریشنل کارکردگی اور مسلسل دستیابی کاروباری عمل کا ہمہ وقت تسلسل پختہ منصوبہ بندی کے ذریعے یقینی بنایا گیا تھا۔

خردہ لین دین نے حجم پر غلبہ پانے والے ای بینکنگ طریقوں کے ساتھ اپنی بڑھتی ہوئی رفتار کو جاری رکھا ؛ جبکہ کاغذی لین دین کو بلحاظِ مالیت سبقت حاصل ہوئی۔۔۔

خردہ ادائیگیوں نے 2024ء کے دوران حجم اور مالیت کے لحاظ سے بالترتیب 28.3 فیصد اور 11.3 فیصد کی نمو کے ذریعے اپنی بڑھتی ہوئی رفتار کو برقرار رکھا ہے۔ خردہ ادائیگیوں کے حجم پر ای بینکنگ کا غلبہ ہے، کیونکہ اس کا حصہ مسلسل بڑھ کر 2024ء میں 89.3 فیصد تک جا پہنچا ہے جو 2020ء میں 71.8 فیصد

شکل 8.1ب: پرزم ٹرانزایکشنز کا خاکہ - حجم

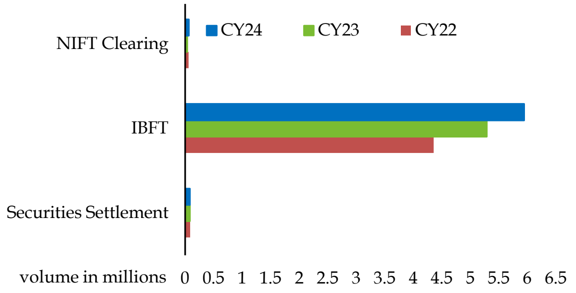

Source: State Bank of Pakistan

تھا۔ یہ حصہ ڈیجیٹل طریقوں کی طرف صارفین کی ترجیحات کا عکاس ہے، کیونکہ مختلف قسم کی ڈیجیٹل مالی خدمات ان کے لیے دستیاب ہوئیں۔ مزید یہ کہ انٹرنیٹ اور موبائل بینکنگ کی پیشکش کرنے والے مالی اداروں کی تعداد بھی گذشتہ چند سالوں میں بڑھ کر 32 تک پہنچ گئی۔ چنانچہ، اس عنصر نے لین دین کے ڈیجیٹل طریقوں کے بڑھتے ہوئے استعمال میں بھی حصہ ڈالا ہے۔ مزید برآں، خردہ ادائیگیوں کی مجموعی مالیت میں ای بینکنگ لین دین کا حصہ بھی 2024ء کے آخر تک بڑھ کر 48.8 فیصد تک پہنچ گیا جو 2020ء میں 35.0 فیصد تھا (**جدول 8.1 اور شکل 8.2الف اور ب**)۔ تاہم، نسبتاً بڑے حجم کے خردہ لین دین کے لیے، خردہ ادائیگیوں پر اب بھی کاغذی تمسکات کا غلبہ ہے، جس نے مالیت کے لحاظ سے 0.1 فیصد کی دھیمی نمو درج کی۔

ای-بینکنگ کا حصہ اس وجہ سے بڑھ رہا ہے کہ اسٹیٹ بینک نے 2019ء میں شروع کی گئی ادائیگی کی قومی حکمت عملی کے تحت ڈیجیٹلائزیشن کے لیے متعدد اقدامات کیے، نیز مختلف مالی خواندگی کی کئی ایک حکمت عملیاں جیسے کہ 2015-18ء اور 2018-23ء کی حکمت عملی، جس کا مقصد خردہ نظام ادائیگی کو بہترین بین الاقوامی روایات سے ہم آہنگ کرنا تھا۔ اس وژن کو مزید مضبوط بنانے کے لیے مالی خواندگی کی قومی حکمت عملی برائے 2024-2028ء کا آغاز کیا گیا، جس میں ہدف مقرر کیا گیا کہ جون 2028ء تک ای-پیمنٹس کا لین دین کل ادائیگیوں کے 80 فیصد سے زائد ہو جائے۔ اس حکمت عملی میں کم خدمات والے علاقوں تک

رسائی حاصل کرنے اور راست فرد تا مرچنٹ کے ذریعے مرچنٹ پیمنٹس کو فعال کر کے ڈیجیٹل ادائیگی ایکو سسٹم کو مضبوط بنانے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

شکل 8.2الف: خردہ ٹرانزایکشنز کا خاکہ - حجم

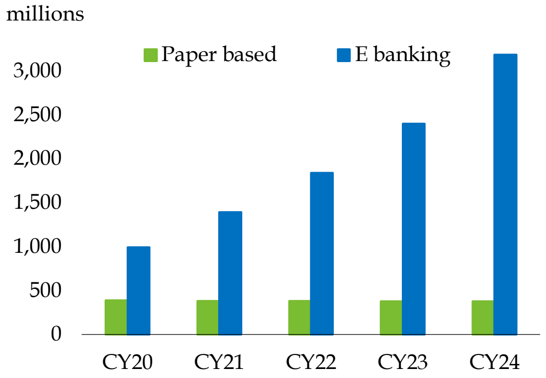

Source: State Bank of Pakistan

اگرچہ معیشت کے لیے یہ بالعموم سہولت فراہم کرتا ہے، تاہم ای-پیمنٹس کے بڑھتے ہوئے استعمال سے غیر مجاز رسائی، میلویئر، فشنگ اسکیمز، اور وشنگ اسکیم (مثال کے طور پر، وائس فشنگ) جیسے مختلف خطرات بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ ان خطرات سے نمٹنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے ڈیجیٹل بینکنگ مصنوعات اور خدمات کا تحفظ بہتر بنانے کے لیے مفصل رہنما خطوط جاری کیے ہیں۔ جن کے تحت بینکوں کو ڈیجیٹل فراڈ کے خطرات سے نمٹنے کی خاطر ایک ڈیجیٹل فراڈ پریوینشن پالیسی[3] تشکیل دینے کی ضرورت ہے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے مالی اداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ ڈیجیٹل پیمنٹس میں فراڈ کو ٹیکسٹ میسجز کے ذریعے کم کرنے کے لیے ٹرانزیکشنل الرٹ کے طور پر پُش نوٹیفکیشنز بھیجیں۔[4]

خردہ ادائیگیوں کے مجموعی حجم میں حصے کم ہونے کے باعث، کاغذی لین دین میں بذریعہ چیک ادائیگیوں اور 'اوور دی کاؤنٹر' جیسے لین دین کا غلبہ رہا

خردہ ادائیگیوں کے کل حجم میں حصے کے طور پر، کاغذی لین دین مسلسل کمی کی سمت گامزن رہا۔ تفصیلی اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ کاغذی لین دین میں چیک پر مبنی آلات غالب ہیں، جن کا حصہ بلحاظِ حجم 52.1 فیصد اور کاغذی لین دین کی

شکل 8.2ب: خردہ ٹرانزایکشنز کا خاکہ - مالیت

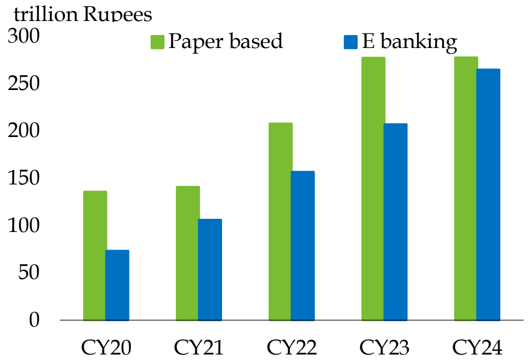

Source: State Bank of Pakistan

مالیت میں 77.2 فیصد ہے۔ یہ امر ظاہر کرتا ہے کہ کاغذی لین دین کا استعمال بڑی مالیت کی ادائیگیوں میں کیا جا رہا ہے۔ دوسرا سب سے زیادہ موافق طریقہ کار اوور دی کاؤنٹر (او ٹی سی) نقد لین دین تھا، جس کا حصہ بلحاظِ حجم اور مالیت بالترتیب 45.5 فیصد اور 13.7 فیصد تھا (شکل 8.3)۔

ای بینکنگ لین دین نے اپنی مضبوط نمو کی رفتار برقرار رکھی---

2024ء کے دوران ای-بینکنگ لین دین کے حجم اور مالیت میں بالترتیب 32.8 فیصد اور 27.8 فیصد اضافہ ہوا۔ یہ نمو زیادہ تر صارفین کی جانب سے موبائل اور انٹرنیٹ بینکنگ کے استعمال کی وجہ سے ہوئی، کیونکہ یہ موثر بہ لاگت اور سہولت فراہم کرتی ہیں۔

ای بینکنگ لین دین کے تفصیلی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ حجم کے لحاظ سے موبائل بینکنگ کا سب سے بڑا حصہ ہے یعنی 44.0 فیصد، اس کے بعد 30.9 فیصد سے اے ٹی ایمز کا نمبر آتا ہے۔ 2023ء میں موبائل بینکنگ کا حصہ 36.0 فیصد تھا جو 2024ء میں 44.0 فیصد تک پہنچ گیا۔

تاہم، لین دین کی مالیت کے لحاظ سے، ای بینکنگ، جس پر عموماً ریئل ٹائم آن لائن برانچز (آر ٹی او بی) کا غلبہ ہوتا ہے، اس کا حصہ 2023ء میں 67.3 فیصد تھا جو

[3] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 04 برائے 2023ء اس لنک پر دستیاب ہے: https://www.sbp.org.pk/bprd/2023/C4.htm

[4] پی ایس پی اینڈ او ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2024ء اس لنک پر دستیاب ہے: https://www.sbp.org.pk/psd/2024/C1.htm

2024ء میں کم ہو کر 58.0 فیصد رہ گیا، کیونکہ اس کے کچھ حصے کو موبائل بینکاری نے حاصل کیا۔ اسی طرح، انٹرنیٹ بینکاری کا حصہ گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت 9.5 فیصد سے بڑھ کر 11.6 فیصد تک پہنچ گیا (8.4الف اور 8.4ب)۔

راست

’راست‘ مقامی مارکیٹ میں ڈیجیٹل ادائیگیوں میں انقلاب برپا کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کا اہم اقدام ہے۔ ’راست‘ نے ڈیجیٹل ادائیگیوں کے لیے اپنی بلا تعطل خدمات کا تیسرا سال کامیابی کے ساتھ مکمل کر لیا ہے۔ یہ ملک کے لیے ادائیگی کے نظام کے منظر نامے میں ایک انقلابی قدم ہے کیونکہ اس نے ڈیجیٹائزیشن کی مہم کو وسعت دی ہے اور معیشت کو باضابطہ بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ اب تک تین ماڈیولز یعنی حکومت تا فرد (جی ٹو پی)، فرد تا فرد، اور فرد تا مرچنٹ، کو کامیابی سے فعال کیا جا چکا ہے۔ اس کا مقصد افراد، تاجروں، کاروباری اداروں اور حکومتی اداروں کے درمیان ڈیجیٹل ادائیگیوں کے لیے فوری، محفوظ، اور موثر بہ لاگت پلیٹ فارم فراہم کر کے پاکستانی کے مالی منظر نامے کو تبدیل کرنا ہے۔

’راست‘ میں، ادائیگیوں کی ڈیجیٹائزیشن بڑھانے کی غرض سے استعمال کے ہر معاملے میں مختلف اقدامات کیے گئے ہیں۔ بھاری تقسیم کے تحت، ’راست‘ نے منافع منقسمہ کی ادائیگیوں میں فی الفور سہولت فراہم کرنے اور اس پر عمل درآمد کے لیے مرکزی ڈپازٹری کمپنی کے ساتھ شراکت داری کر لی ہے۔ مزید برآں، سرکاری تنخواہوں، جی پی فنڈز، اور پنشن کی ادائیگیوں ’راست‘ کے ساتھ

شکل 8.4الف: ای بینکنگ ٹرانزیکشنز کے مجموعی حجم میں آلات کا حصہ

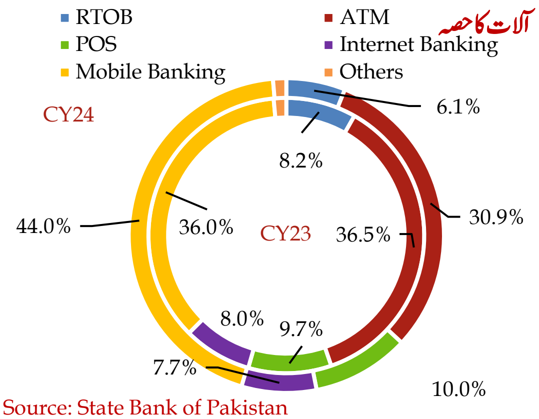

Source: State Bank of Pakistan

شکل 8.3: کاغذی لین دین کی مالیت اور حجم

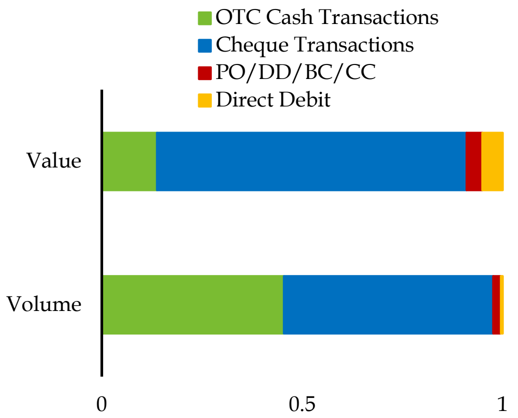

Source: State Bank of Pakistan

مربوط کیا گیا تھا تاکہ فنڈز کی بلا تعطل فراہمی اور اس کی کارکردگی میں بہتری کے ساتھ اسے موثر بہ لاگت بنایا جا سکے۔ ’راست‘ پلیٹ فارم کو قومی بچت کے مرکزی ڈائریکٹوریٹ سے منافع کی ادائیگی اور سرمایہ کاری کو بھنوانے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ’راست‘ سے زیر گردش کرنسی کے موسمی اچھال کو کم کرنے میں بھی مدد ملی ہے۔ مثال کے طور پر، 2024ء کے دوران عیدالاضحیٰ کے موقع پر، مویشیوں کے مالکان کو ’راست‘ پر آن بورڈ لانے کے لیے ایک وسیع مہم چلائی گئی، جس میں ادائیگیوں کے لیے ’راست‘ کیو آر کوڈز کا استعمال کیا گیا۔

2024ء میں ’راست‘ نے تقریباً 800 ملین ٹرانزیکشنز کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا، جن کی مالیت 18.5 ٹریلین روپے تھی، جبکہ 2023ء میں تقریباً 300 ملین کم ٹرانزیکشنز ہوئی جن کی مالیت 6.3 ٹریلین روپے تھی۔ صرف 2024ء کی آخری سہ ماہی میں، بڑی ادائیگیوں کی ٹرانزیکشنز اور فرد تا فرد لین دین میں بالترتیب بلحاظِ حجم 68.2 فیصد اور 49.7 فیصد اضافہ ہوا۔ مالیت کے لحاظ سے، بڑی ادائیگیاں تقریباً 100 ارب روپے سے بڑھ کر 224 ارب روپے تک پہنچ گئیں، جبکہ فرد تا فرد ٹرانزیکشنز 2024ء کی آخری سہ ماہی میں 4.65 ٹریلین روپے سے بڑھ کر 6.14 ٹریلین روپے تک پہنچ گئیں۔ تفصیلی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ فروری 2022ء کے دوران ’راست‘ ایکو سسٹم میں فرد تا فرد ماڈیول کو کامیابی سے متعارف کرائے جانے اور مارکیٹ کی طرف سے اس کی بھرپور پذیرائی نے ’راست‘ ٹرانزیکشنز بڑھانے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ بذریعہ ’راست‘ کل لین دین میں فرد تا فرد زمرے نے بلحاظِ حجم 99.6 فیصد اور بلحاظِ مالیت 97.3 فیصد کا حصہ

ڈالا۔ اہم بات یہ ہے کہ 'راست' نے لین دین کی بڑھتی ہوئی مالیت اور حجم کو سنبھالتے ہوئے سال بھر بلا تعطل اپنا کام جاری رکھا (**شکل 8.5**)۔

شکل 8.4ب: ای بینکنگ ٹرانزایکشنز کی مجموعی مالیت میں آلات کا حصہ

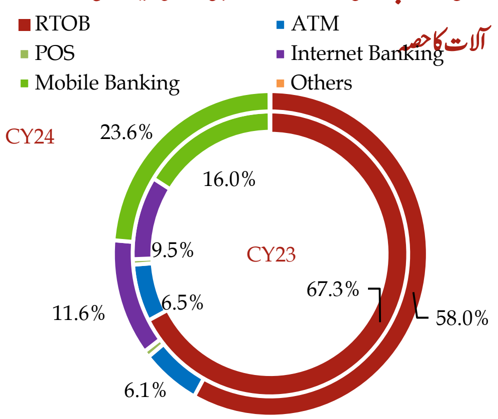

Source: State Bank of Pakistan

سرحد پار ادائیگیوں کے لیے 'راست'-'بونا' نظام ہائے ادائیگی کا انضمام---

اسٹیٹ بینک نے عرب خطے اور پاکستان کے درمیان سرحد پار ترسیلاتِ زر کو آسان بنانے کے لیے، عرب زری فنڈ کے ساتھ ایک مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے ہیں تاکہ 'بونا' اور 'راست' کا انضمام عمل میں لایا جاسکے۔[5] چنانچہ، پاکستانی روپے کو 'بونا' میں سیٹلمنٹ کرنسی کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ یہ پیش رفت سرحد پار ادائیگیوں کو فعال کرنے، ترسیلاتِ زر کی رکاوٹیں ختم کرنے اور نظام ادائیگی کے اعتبار سے علاقائی انضمام کو بڑھانے میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس سے دونوں خطوں کے درمیان تیز تر، موثر بہ لاگت، اور محفوظ بین الاقوامی ادائیگیاں ممکن ہو سکیں گی۔

مزید برآں، مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی 2024-2028ء[6] نے 'راست' فردتا مرچنٹ کے ذریعے خردہ ادائیگیوں کی حوصلہ افزائی کرکے ملک کے ڈجیٹل مالی منظر نامے کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ جس سے خردہ فروشوں کو 'راست' کی خصوصیات جیسے 'کیو آر کوڈز' اور 'ادائیگی کی درخواست' کے ذریعے مفت ادائیگی کرنے میں مدد ملے گی۔

شکل 8.5: 'راست' ٹرانزایکشنز کا رجحان

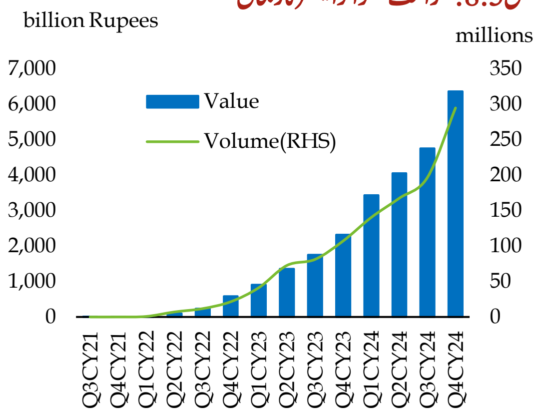

Source: State Bank of Pakistan

ای بینکنگ کا انفراسٹرکچر

ای بینکنگ انفراسٹرکچر 'راست' نے آن لائن برانچوں، اے ٹی ایمز اور پی او ایس کی تعداد کے لحاظ سے نمو دکھائی۔ ادائیگی کارڈز کے زمرے میں، کریڈٹ اور ڈیبٹ کارڈز دونوں نے 2024ء میں نمو درج کی، جو زیر جائزہ مدت کے دوران بینک کھاتوں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے ہم آہنگ تھی (**جدول 8.2**)۔

ادائیگیوں کے ڈجیٹل طریقوں کا بڑھتا ہوا استعمال سائبر سیکیورٹی کے خطرات بڑھاتا ہے---

سائبر واقعات کی بڑھتی ہوئی تعداد کے ساتھ سائبر خطرات کے منظر نامے میں جدت آ رہی ہے، اور خطرات سے دوچار کرنے والے عناصر مالی شعبے کو نشانہ بنانے کے لیے زیادہ سرگرم ہو رہے ہیں۔ ایک مخصوص تشویش خدمات کی فراہمی کے لیے فریق ثالث کے انتظامات سے بڑھتا ہوا خطرہ ہے۔ مذکورہ بالا کو مدنظر رکھتے ہوئے، سائبر سیکیورٹی خطرہ ان نمایاں خطرات میں سے ایک ہے جو ملک کے مالی شعبے کو درپیش ہیں، اور اسٹیٹ بینک کے نظاماتی خطرے کے سروے کی 15 ویں لہر میں مذکورہ خطرے کی نشاندہی بھی مالی استحکام کو درپیش پانچ بڑے خطرات میں سے کی گئی تھی (**عمومی جائزہ باب میں باکس 1** دیکھیں)۔

[5] اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز اس لنک پر دستیاب ہے: https://www.sbp.org.pk/press/2023/Pr-03-Nov-2023.pdf

[6] مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی 2024-2028ء اس لنک پر دستیاب ہے: https://www.sbp.org.pk/nfis/nfis2024-28.pdf

سائبر واقعات کا رجحان اور ان کی پیچیدگی مالی شعبے کی سائبر قلعہ بندی کے اقدامات کی متقاضی ہے۔ اس کے ردِ عمل میں، اسٹیٹ بینک نے ماتحت اداروں کی سائبر سیکیورٹی صورتِ حال کو بہتر بنانے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ ان میں سائبر سیکیورٹی سے متعلق ضوابطی تقاضوں اور رہنمائی کو بڑھانا، بینکاری صنعت کو درپیش سائبر واقعات کے ردعمل کے طریقہ کار کا نفاذ، سائبر خطرے سے متعلق مشورے کی فعال گردش، سائبر خطرے کی نگرانی سے متعلق بہتر اقدامات، اور اسٹیٹ بینک کے ماتحت اداروں کے سائبر ہائیجین کی ازخود تشخیص وغیرہ شامل ہیں۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے حال ہی میں سائبر خطرات کی پیشگی نگرانی کے لیے ایک مخصوص شعبہ قائم کیا ہے۔ مذکورہ محکمہ ماتحت اداروں کے سائبر دفاعی نظام کو مزید مضبوط بنانے کے لیے کام کر رہا ہے، جس میں سائبر خطرات کی معلومات اور ردعمل کی حکمت عملی، سائبر خطرات کی نگرانی اور بہترین بین الاقوامی روایات کا نفاذ شامل ہے۔

برانچ لیس بینکاری نے اپنی رفتار جاری رکھی

برانچ لیس بینکاری ان علاقوں تک رسمی مالی خدمات کی فراہمی میں اہم کردار ادا کرتی ہے جہاں ان کی فراہمی کم ہے۔ اس میں برانچ لیس بینکاری ایجنٹ ماڈل کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ اس کی رسائی اُن دور دراز کے علاقوں تک ہو، جہاں بینک کی شاخیں کھولنا ممکن نہیں۔ 2024ء کے دوران برانچ لیس بینکاری ٹرانزیکشنز میں بلحاظِ حجم 38.3 فیصد اور بلحاظِ مالیت 42.2 فیصد اضافہ ہوا۔ برانچ لیس بینکاری کے ڈپازٹ کی تعداد میں سال بسال 48.0 فیصد اضافہ ہوا، جو 2024ء میں 171 ارب روپے کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا **(جدول 8.3)**۔

اے ٹی ایم کی کارکردگی

مالی منڈی انفراسٹرکچرز میں اے ٹی ایمز فراہمی کے سب سے بڑے متبادل ذرائع میں شامل ہیں۔ اے ٹی ایمز کا ای بینکاری کے حجم میں دوسرا بڑا حصہ ہے۔ لہٰذا، بینکاری خدمات پر صارفین کا اعتماد بڑھانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اے ٹی ایمز بغیر کسی طویل یا غیر متوقع تعطل کے کام کرتے رہیں۔ 2024ء میں اے ٹی ایمز خدمات کی عدم دستیابی کا وقت کم ہو کر سرگرمی کت کل اوقات کا محض 3.0 فیصد رہ گیا، جو پانچ سالوں کی تقابلی مدت میں سب سے کم ہے **(شکل 8.6)**۔

8.2 مالی منڈی انفراسٹرکچرز علاوہ از نظام ادائیگی

این سی سی پی ایل

نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ مالی منڈی کے انفراسٹرکچرز کا ایک اہم جزو ہے، جس کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ پاکستان کی سرمایہ منڈی بلا تعطل چلتی رہے۔ یہ تین کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ سب سے پہلے، یہ پاکستان اسٹاک ایکسچینج (پی ایس ایکس) میں ہونے والے تمام سودوں کے لیے ضامن (مرکزی کاؤنٹر پارٹی) کے طور پر کام کرتی ہے۔ یہ تمام معاہدوں کے تصفیہ کو یقینی بناتی ہے جو کاؤنٹر پارٹی کے خطرے کو کم کرتے ہیں۔ دوسرا، یہ تجارتی شراکت داروں کے درمیان تحفظ اور ادائیگیوں کی بلا رکاوٹ الیکٹرانک منتقلی کو یقینی بنانے کی ذمہ دار ہے۔ آخراً، یہ سرمایہ منڈیوں کے تمام شرکا کے لیے صارف تنظیم کی شناختی تصدیق (سی کے او) کے طور پر کام کرتی ہے۔ مزید برآں، یہ قومی سطح پر نگہبانی کی خدمات پیش کرتی ہے، جس میں سرمایہ کار کے تمسکات اور ایسٹ سروسنگ کا تحفظ شامل ہے۔

این سی سی پی ایل کے پاس خطرات کم کرنے کے متعدد اقدامات کا انتخاب ہوتا ہے، جن میں تصفیہ ضمانت فنڈ (ایس جی ایف) کو برقرار رکھنا شامل ہے۔ ایس جی ایف کے تحت، شرکا اپنے خاکہ ٔ خطر اور تجارتی سرگرمیوں کے لحاظ سے باقاعدگی سے رقم کے پُول میں حصہ ڈالتے ہیں، تاکہ جب کوئی رکن اپنے واجبات کی ادائیگی کے قابل نہ ہو تو مالی نقصانات کا ازالہ کیا جاسکے۔ دسمبر 2024ء کے آخر میں اس فنڈ کا حجم 7.2 ارب روپے تھا۔ 2024ء میں تصفیے کی یومیہ اوسط مالیت 8.8 ارب روپے رہی جو گذشتہ سال 4.3 ارب روپے تھی۔ مزید یہ کہ تجارتی حجم گذشتہ سال کی نسبت 146 ملین ٹرانزیکشنز سے بڑھ کر 2024ء میں 236 ملین تک جا پہنچا گیا **(شکل 8.7)**۔

این سی سی پی ایل نے کاروباری تسلسل برقرار رکھنے کی براہ راست مشق کی ---

این سی سی پی ایل نے کاروباری تسلسل برقرار رکھنے کی براہِ راست مشق کا انعقاد کیا، جس میں تمام موجودہ کاروباری خدمات کا احاطہ کیا گیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ نئے لاگو شدہ پہلو جیسے اس کی بنیادی کلیئرنگ، سیٹل منٹ، اور انتظام خطر کے نظام کو

واٹس ایپ سروسز، مارجن ٹریڈنگ سسٹم، آن لائن اکاؤنٹس پروسیسنگ کی چوبیس گھنٹے سہولت، اور این سی سی بائیو ویریفائی ایپ کے ساتھ انضمام بھی شامل تھا۔

اس کا بنیادی مقصد غیر متوقع صورتِ حال یا تعطّل سے نبرد آزما ہونے کے حوالے سے این سی سی پی ایل کی صلاحیتوں کا جائزہ لینا تھا۔ اس ادارے نے حقیقی دنیا میں رونما ہونے والے واقعات کی طرز اپنے صارفین اور متعلقہ فریقوں کو مسلسل خدمات کی فراہمی کے سلسلے میں اپنی صلاحیتوں کا اندازہ لگایا۔[7]

مرکزی ڈپازٹری کمپنی

مرکزی ڈپازٹری کمپنی (سی ڈی سی) پاکستان میں تمسکات کی بنیادی ڈپازٹری کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ پی ایس ایکس میں لین دین کے الیکٹرانک تصفیے میں مدد دیتی اور حصص، قرض اور دیگر مالی آلات کے لیے اضافی خدمات فراہم کرتی ہے۔ یہ کمپنی ڈپازٹری خدمات پیش کرتی ہے، جس میں سرمایہ کاروں کے لیے تمسکات کو آن لائن اپنی تحویل رکھنا شامل ہے، اس سے طبعی سرٹیفکیٹس کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے۔ یہ ایک ثالثی فریق کے طور پر لین دین کے عمل کی تکمیل یقینی بناتی ہے۔ آخرًا، سی ڈی سی سرمایہ کاروں کا ڈیٹا اپنے پاس رکھتی ہے اور خریدے ہوئے اور فروخت شدہ حصص کی ملکیت کی منتقلی میں سہولت فراہم کرتی ہے۔

سی ڈی سی، جو میوچل فنڈ صنعت کو 'ٹرسٹی' اور 'کسٹوڈیل' خدمات فراہم کرنے والا ایک اہم ادارہ ہے۔ سی ڈی سی اپنی خدمات کی استعداد میں مسلسل بہتری اور اس شعبے کے فائدے کے لیے مالی صنعت میں نئی تکنیکی جدتیں لانے کے لیے اقدامات کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں، سی ڈی سی نے اسٹیٹ بینک کے ساتھ اشتراک کرتے ہوئے اپنی 'راست' فرد تا فرد سروس کو استعمال کیا تاکہ میوچل فنڈ کے سرمایہ کاروں کو مفت ادائیگی کا ذریعہ فراہم کیا جاسکے۔ سی ڈی سی، بطور ادائیگی مجتمع کار، انتظامِ اثاثہ کمپنیوں کے مخصوص فنڈ صارفین کے لیے آئی بی اے این فارمیٹ میں راست انویسٹمنٹ آئی ڈیز تشکیل دے سکتا ہے۔ اس کے بعد انتظامِ اثاثہ کمپنی کے کلائنٹ اس انویسٹمنٹ آئی ڈی کو استعمال کرتے ہوئے اپنے منتخب فنڈ میں کسی بھی وقت اپنے انٹرنیٹ بینکنگ پورٹل کے ذریعے سرمایہ کاری کرسکتے ہیں۔

اسٹیٹ بینک نے سی ڈی سی کو راست نظام میں 'سی ڈی سی پی ایل' کوڈ تفویض کرنے کا خاص اختیار دیا ہے تاکہ اس عمل کو پورا کیا جاسکے۔ اب تک، اس سہولت سے انتظامِ اثاثہ کی 8 کمپنیاں استفادہ کرچکی ہیں، اور ان کے سرمایہ کاروں میں اسے پذیرائی حاصل ہوئی، جس کے نتیجے میں کل 1.37 ملین راست سرمایہ کاری شناختی نمبرز جنریٹ ہوئے ہیں، جس سے مجموعی سرمایہ کاری 9 ارب روپے سے تجاوز کرچکی ہے۔

سی ڈی سی نے اپنے بزنس کنٹی نیوٹی پلاننگ نظام میں ایک منفرد منظر نامے کا کامیاب تجربہ کیا، جس میں اس کے ڈیٹا سینٹرز کی پائیداری کو سامنے لایا گیا۔ اس مشق سے تصدیق ہوئی کہ پرائمری یا سیکنڈری ڈیٹا سینٹر، کسی بھی ایسی غیر متوقع صورتِ حال میں جہاں ایک ڈیٹا سینٹر دستیاب نہ ہو، تمام تکنیکی اور کاروباری خدمات کو بلا تعطّل رواں رکھ سکتا ہے۔ یہ مشق معمولِ کار میں انتظامِ خطر کے مضبوط نظام کی عکاسی کرتی ہے، جو اپنے متعلقہ فریقوں کے لیے بلا تعطّل خدمات یقینی بناتا ہے۔[8]

[7] این سی سی پی ایل پریس ریلیز (23 جون، 2023ء) اس لنک پر دستیاب ہے:
پاکستان نیشنل کلیئرنگ کمپنی لمیٹڈ نے اپنے کاروباری نظاموں کی مضبوطی اور تیاری کا مظاہرہ کرنے کے لیے کاروباری کنٹی نیوٹی کا براہ راست تجربہ کیا-این سی سی پی ایل

[8] سی ڈی سی سالانہ رپورٹ 2024ء اس لنک پر دستیاب ہے: سی ڈی سی — سینٹرل ڈیپازٹری کمپنی